بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل [illegible]

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم چہارشنبہ

جلد ۳۱	۱۳ ماہ اخاء ۱۳۲۲ ہش	۱۳ شوال ۱۳۶۲ھ	۱۳ اکتوبر ۱۹۴۳ء	نمبر ۲۴۰

29

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۲ ماہ اخاء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق صبح ۹ بجے بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی بفضل خدا اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ

محترمہ بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے کی طبیعت اب بفضل خدا اچھی ہے۔ الحمد للہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موجودہ جنگ کے موقعہ کو غنیمت سمجھ کر فنونِ جنگ سیکھیے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ آغاز جنگ سے اب تک متعدد بار جماعت کے نوجوانوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں فوج میں بھرتی ہونے کی ہدایت فرما چکے ہیں۔ اور اس موضوع کے مختلف پہلوؤں کو بڑی وضاحت کے ساتھ بارہا بیان فرما چکے ہیں۔ اب جیسا کہ احباب کو الفضل میں شائع شدہ اعلانات سے معلوم ہو چکا ہوگا۔ احمدیہ کمپنیوں میں بھرتی کے لئے نوجوانوں کی بہت ضرورت ہے۔ اور قومی نقطۂ نگاہ سے اس کمی کو پورا کرنا ضروری ہے۔ جو ان میں واقع ہو چکی ہے۔ اس کے لئے احباب کو تحریک کرنے اور اس کی اہمیت کو ان کے ذہن نشین کرنے کے لئے ذیل میں ہم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ایک خطبہ جمعہ کے بعض اقتباسات پیش کرتے ہیں۔ جس میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ فوجی بھرتی فنون جنگ سیکھنے کے لحاظ سے جماعت کے لئے کتنی ضروری ہے۔ امید ہے۔ احباب اپنے امام کے ارشاد پر پورے جوش کے ساتھ عمل کریں گے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"میں دیکھتا ہوں۔ کہ ہماری جماعت کا ایک طبقہ امن کی تعلیم سن سن کر بزدل ہو گیا ہے اور توکل و تقدیر کے مقام کو بھول گیا ہے مجھے یہ اطلاع ملی ہے۔ کہ بعض جگہ جب ہماری جماعت میں سے نوجوانوں کو بھرتی کرنے کے لئے افسر پہنچے۔ تو بعض نوجوان تو تیار ہو گئے۔ مگر ان کی مائیں روتی ہوئی آ گئیں۔ کہ ہائے ہائے میرا بچہ مارا جائے گا۔ اور ظاہر ہے کہ ایسے بزدل کیا قربانی کر سکتے ہیں۔ قربانی کیلئے تیاریاں ضروری ہوتی ہیں۔ دیکھو خدا تعالیٰ کے لئے فاقہ کرنے کا موقعہ تو شاید ہی کسی آدمی کو کبھی ملتا ہو۔ مگر اللہ تعالیٰ ہر سال ایک ماہ بھوکا رہنے کی مشق کراتا ہے۔ اصل دن تو شاید کبھی آتا ہی نہیں۔ مگر مشق ہر سال میں ایک ماہ کرائی جاتی ہے اس لئے کہ کوئی کام بغیر مشق کے نہیں ہو سکتا خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال لٹا دینے کا موقعہ تو شاذ ہی کسی کو ملتا ہے۔ مگر زکوٰۃ ہمیشہ کے لئے مقرر کر دی گئی ہے۔ پس قربانی کے لئے مشق بہت ضروری چیز ہے۔ جو شخص سمجھتا ہے کہ مجھے تیاری کی کوئی ضرورت نہیں۔ جب وقت آئے گا میں قربانی کر لوں گا۔ وہ نادان ہے۔ اور میں اس کی آنکھیں کھول دینا چاہتا ہوں۔ کہ وہ وقت آنے پر ضرور ٹھوکر کھائے گا۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں ہماری جماعت کو چاہیئے تھا کہ اس جنگ کو خدا تعالیٰ کی تقدیر کا ایک مظاہرہ سمجھتے ہوئے اسے نعمت غیر مترقبہ سمجھتی۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اسے جاری کر کے ہمارے لئے یہ موقعہ پیدا کر دیا۔ کہ اگر چاہیں تو فنونِ جنگ سیکھ سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے یہ ایک ایسا موقعہ بہم پہنچا دیا تھا۔ کہ جماعت کے دوستوں کو اس پر خوشی سے اچھلنا چاہیئے تھا۔ مگر بجائے اس کے کہ خوش ہوتے اور نعمت سمجھ کر اس سے فائدہ اٹھاتے۔ وہ فوج میں داخل ہونے سے ڈرتے ہیں۔ جنگ کو بحیثیت ایک بلا کے تو برا ہی سمجھنا چاہیئے۔ اور فوج میں داخل ہونے کے یہ معنے ہی ہیں۔ کہ اسے بلا سمجھتے ہیں اور دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر فنونِ جنگ سیکھنے کے لحاظ سے اس موقعہ کو غنیمت سمجھنا چاہیئے تھا۔ کہ جرأت اور بہادری پیدا کرنے کا سامان میسر آ گیا۔

میں ان عورتوں پر جنہوں نے یہ برا نمونہ دکھایا اظہار افسوس کرتا ہوں۔ اور ان سے پوچھتا ہوں۔ کہ کیا ان میں سے کوئی ہے۔ جو اپنے بچوں کے لئے ایک سال کی عمر کی بھی ضمانت دے سکے اور کیا جب جنگ ختم ہو جائیگی۔ تو انہیں شرم نہ آئے گی۔ کہ ان کی عزت کی حفاظت کیلئے ہندو سکھ۔ غیر احمدی اور بعض احمدی تو میدان جنگ میں گئے۔ مگر ان کے بچوں میں سے کوئی نہ گیا۔ اگر خدا تعالیٰ نے ہمارے ملک کو خطرہ سے بچا لیا۔ تو کیا ان کو غیرت نہ آئے گی۔ کہ انکی عزت کی حفاظت ہندوؤں۔ سکھوں اور غیر احمدیوں اور دوسرے احمدیوں کے ذریعہ ہوئی۔ اور انہوں نے خود اس میں کوئی حصہ نہ لیا۔ اور کیا ان کے اندر شرافت کا جو جذبہ ہے۔ وہ اس احساس سے ان کی زندگی کو تلخ نہ بنا دیگا۔ مومن تو کسی کا احسان نہیں اٹھایا کرتا۔ پھر وہ نوجوان جو فوج میں جانے سے ہچکچاتے ہیں۔ کس طرح اس بے غیرتی کو برداشت کریں گے۔ کہ ان کی۔ ان کی بیویوں۔ ماؤں۔ بہنوں اور بیٹیوں کی حفاظت ہندوؤں سکھوں اور غیر احمدیوں نے کی۔ مگر وہ خود چارپائی پر گھر میں بیٹھے رہے۔ پھر ایسی عورتوں سے میں پوچھتا ہوں۔ کہ وہ لوگ جو اس وقت لڑائی میں گئے ہوئے ہیں۔ اگر وہ اس بلا کو نہ روک سکے۔ تو ان کے بیٹوں کی زندگیاں انکے کس کام آ سکینگی کیا وہ گھروں میں نہ مارے جائیں گے۔ اور کیا وہ یہ پسند کرتی ہیں۔ کہ ان کے لڑکے لڑائی میں جا کر عزت کی موت تو نہ مریں۔ مگر گھروں میں چوہوں کی طرح مارے جائیں۔ اور دیکھنے والے ان کو دیکھ کر کہیں۔ کہ کیسے بے حیا تھے۔ یہ لوگ جو اپنی ماؤں۔ بہنوں۔ بیٹیوں اور بیویوں کی عزت کو نہ بچا سکے۔ پھر ایسی ماؤں کو سوچنا چاہیئے۔ کہ جو نوجوان پہلے جا چکے ہیں۔ وہ بھی تو ماؤں کے ہی بیٹے ہیں۔ وہ کہہ سکتی ہیں۔ کہ وہ چند روپوں کے لئے چلے گئے مگر میں کہونگا۔ کہ اس کے یہ معنے ہوئے۔ کہ چند روپوں میں تمہارے ایمان سے زیادہ کشش ہے۔ وہ تو بہت بہادر نکلے جو سترہ روپے کے لئے چلے گئے۔ مگر تمہارا ایمان تو سترہ روپے سے بھی کم قیمت کا ہوا۔ وہ سترہ روپے زیادہ قیمتی ہوئے۔ جن کے لئے انہوں نے جانیں دیدیں۔ مگر تمہارا ایمان تمہیں اپنے بیٹوں کو گھروں سے نکالنے پر بھی آمادہ نہ کر سکا۔

خوب یاد رکھو۔ کہ وقت آنے پر ایسے لوگ کوئی کام نہیں دے سکتے۔ دیکھو! ایک کے بعد ایک سلطنت مسلمانوں کے ہاتھ سے نکلتی چلی گئی۔ مگر وہ ہمیشہ یہی کہتے رہے۔ کہ مسیح آئیگا تو ہم لڑینگے۔ اور یہ سب واپس لے لینگے۔ جس طرح آج یہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ یہ دنیوی لڑائی ہے جب احمدیت کیلئے لڑنے کا موقعہ آئیگا۔ تو ہم لڑینگے۔ اور اپنے کرتب دکھائیں گے۔ مگر جانتے ہو۔ جب مسیح آیا۔ تو مسلمانوں نے کیا کرتب دکھائے۔ جانی و مالی قربانی کرنے کے بجائے وہ پتھر لیکر نکلے۔ کہ مسیح کو مار ڈالیں۔ یہ اس لیے بے حیائی کا نتیجہ تھا۔ کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کے لئے کوئی قربانی نہ کی تھی۔ وہ ہمیشہ جھوٹ بولتے رہے۔ کہ مسیح آئیگا تو قربانیاں کریں گے۔ اور

اس وجہ سے خدا تعالیٰ نے ان سے قربانی کی طاقت چھین لی۔ پس اسی طرح جو لوگ آج کہتے ہیں۔ کہ دین کے لئے لڑائی کا موقعہ آیا تو وہ لڑیں گے۔ وہ صرف نفس اور شیطان کے دھوکے میں مبتلا ہیں۔ بغیر تیاری کے کوئی قربانی ہرگز نہیں کی جا سکتی۔ اور اگر کبھی موقعہ آیا۔ تو یہ لوگ بھاگنے والوں میں سب سے آگے ہونگے۔ خدا تعالیٰ کا قانون یہی ہے۔ کہ ایمان کے ساتھ عادت ضروری ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صحابہؓ کے فوجی کرتب مسجد کے صحن میں دیکھا کرتے تھے۔ صحابہ مسجد کے صحن میں تلواروں اور نیزوں سے لڑ کر آپ کو دکھاتے تھے۔ پس جب تک آپ لوگ بھی مشق نہ کریں۔ وقت آنے پر کوئی قربانی نہیں کر سکتے۔ اور کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ پس میں ایسی تمام ماؤں۔ باپوں اور علاقہ کے بارسوخ لوگوں کے اس طریق پر کامل افسوس کا اظہار کرتا ہوں اور ان پر یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ اگر ان کا یہ خیال ہے۔ کہ دین کے لئے قربانی کا وقت آنے پر وہ قربانیاں کر سکیں گے تو وہ غلطی پر ہیں۔ جو مائیں آج روتی ہیں وہ کل زیادہ روئیں گی۔ اور جو باپ آج ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں۔ وہ کل زیادہ کریں گے۔ اور جس شکست سے یہ لوگ آج ڈرتے ہیں۔ وہ کل زیادہ بھیانک صورت میں ان کے سامنے آئے گی۔ کیونکہ انہوں نے خدا کی تقدیر کو تدبیروں سے ٹالنے کی کوشش کی۔ اور اس کے فیصلے پر راضی نہ ہوئے ؛

بھرتی کی تحریک کے لئے وفود

نظارت امور خارجہ کی طرف سے احمدیہ کمپنیوں کی بھرتی کے سلسلہ میں دو وفد ایک زیر امارت مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری ضلع گوجرانوالہ میں بھجوایا گیا ہے۔ جس میں مولوی شریف احمد صاحب مولوی فاضل اور مولوی محمود احمد صاحب خلیل شامل ہیں۔ دوسرا وفد زیر امارت مولوی ظہور حسین صاحب مجاہد بخارا ضلع سیالکوٹ میں بھجوایا گیا ہے۔ اس میں مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی۔ اور مولوی سید احمد علی صاحب شامل ہیں۔ ان اضلاع کی جماعتیں ان کے ساتھ پورے طور پر تعاون کریں ؛ (ناظر امور عامہ)

سیالکوٹ میں جلسہ

جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر کا سالانہ جلسہ امسال ۱۶، ۱۷ اکتوبر ۱۹۴۳ء بروز ہفتہ اتوار منعقد ہوگا۔ ضلع سیالکوٹ اور ملحقہ اضلاع کے احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ کام کا ہرج کر کے بھی جلسہ میں شامل ہو کر مشکور فرمائیں رہائش و خوراک کا انتظام بذمہ انجمن ہوگا۔

قاسم الدین امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ

اب کے بھی دن بہار کے یُونہی گزر گئے!

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

عمرِ رواں کے سال کہاں اور کدھر گئے؟ کچھ بے عمل چلے گئے۔ کچھ بے ثمر گئے
جوبن اُڑا۔ جوانی لُٹی۔ بال ویر گئے کی توبہ ہر خزاں میں۔ مگر پھر مُکر گئے
اب کے بھی دن بہار کے یُونہی گذر گئے

کچھ شعر و شاعری کا بجایا کئے رباب کچھ دردِ سر نے اور دمہ نے کیا خراب
بیجواہیوں میں کٹ گئیں شبہائے بیحساب اعمال پھر بھی کرتے رہے۔ ہائے ناصواب
اب کے بھی دن بہار کے یُونہی گذر گئے

غُنچے کھلے خزاں گئی۔ گُل خندہ زن ہوئے گلشن پھرے ہوا چلی۔ تازہ چمن ہوئے
نرگس۔ گلاب۔ یاسمن و نسترن ہوئے دِل کی کلی مگر نہ کھلی۔ بے سجن ہوئے
اب کے بھی دن بہار کے یُونہی گذر گئے

تم نے تو ہر بہار میں پوری کی اپنی بات[1] فرمایا جو زبان سے۔ اُسکو دیا ثبات
گو سر پٹکتے ہم بھی رہے از پئے نجات پر گوہرِ مُراد نہ آیا ہمارے ہات
اب کے بھی دن بہار کے یُونہی گذر گئے

پچھلا حساب گرچہ نہ بے باق تھا ہُوا امسال پھر بھی عہد یہ تھا ہم نے کر لیا
بعد از خزاں یہ قرض کرینگے سبھی ادا افسوس پر۔ کہ بار یہ بڑھتا چلا گیا
اب کے بھی دن بہار کے یُونہی گذر گئے

اس جنگ نے کیا ہے بغاوت سبھی کو تنگ ہر موسم بہار میں کھلتا نیا ہے رنگ
ہے انتظارِ ثلج[2] بہار اب تو بے درنگ پر صُبح کا نظر نہیں آیا کوئی بھی ڈھنگ
اب کے بھی دن بہار کے یُونہی گذر گئے

کیا پُوچھتے ہو حال دِلِ پائمال کا دِلبر نے ہم سے وعدہ کیا تھا وصال کا
پر رُعبِ حُسن دیکھا جو اُس ذو الجلال کا پھر حوصلہ ہی پڑ نہ سکا اس سوال کا
اب کے بھی دن بہار کے یُونہی گذر گئے

[1] پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پُوری ہوئی۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ) [2] پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن (الہام مسیح موعودؑ) ثلج یعنی ... امن اور ... عنایت ...

تعلیم یافتہ معزز ہندو اصحاب پر ہندی تبلیغی لٹریچر کا اثر

ہندو شاستروں میں بیان شدہ نشانات کے مطابق ہندوؤں کا یہ عقیدہ تھا کہ بھگوان کرشن کلکی اگست ۱۹۴۳ء کو ظاہر ہو نگے۔ اور اس کے لئے انہوں نے بہت سی کتب اور اشتہارات بھی لکھے ہیں۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ نے بھی اس موقعہ سے فائدہ اٹھانے کے لئے ۰۰۰۰ ۵ ہندی لٹریچر ہردوار مراد آباد۔ سنبھل وغیرہ مقامات پر تقسیم کرایا جس میں ان کو یہ بشارت دی گئی تھی۔ کہ بھگوان جو آنے والا اوتار آ چکا۔ اور اب نہ کوئی یکم اگست کو آئے گا۔ اور نہ اس کے بعد۔ اس لٹریچر کا خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھا اثر ہو رہا ہے۔ چنانچہ ایک معزز ہندو دوست کا خط ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کے نام پر آیا ہے۔ جو درج ذیل ہے۔ لکھا ہے۔

"شریمان پیارے بھائی عبد المغنی خانصاحب ایشور آپ کو خوش رکھے۔ آپ کی سیوا میں نویدن ہے۔ کہ میں نے ۲۲ ستمبر ۱۹۴۳ء کے ہندی اخبار پرتاپ کے صفحہ ۴ پر یہ سماچار پڑھا کہ بھگوان کرشن کا اوتار ہو چکا۔ اس خبر کو پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔ بھائی عبد المغنی خان صاحب آپ کے پرکاشت لیکھ میں یہ بات نہیں لکھی گئی۔ کہ ہم ان کو کیسے اوتار مان لیں۔ بھائی صاحب پرتاپ کا یہ مضمون جب سب نے پڑھا۔ میرے ساتھ میرے آٹھ دوست جو کہ معزز اور تعلیم یافتہ ہیں بیٹھے ہوئے تھے سب نے بڑی شردھا سے سنا۔ بھائی صاحب میں یہ خط اعتراض کے رنگ میں نہیں لکھ رہا۔ بلکہ میں ہم ابھی تک بھگوان کے متعلق کچھ نہیں جانتا۔ اس لئے جاننے کے لئے لکھ رہا ہوں پیارے بھائی جی ہمارے شاستروں میں لکھا ہے۔ کہ وہ سنبھل مراد آباد میں ہوں گے لیکن ہمیں قادیان کا پتہ نہیں۔ کہ وہ کہاں ہے اور نیز یہ کہ وہ کس جاتی سے ہیں۔ نیز آپ کے پاس کیا دلائل ہیں۔ جن سے ہم ان کو بھگوان کا اوتار جان لیں۔ پیارے بھائی ہم سب آپ کے جواب کے منتظر ہیں۔ امید ہے کہ آپ ایشور کے لئے جلدی جواب دیں گے۔ اور اگر آپکا جواب جلدی نہ آیا۔ تو پیارے بھائی ہم میں سے دو تین سیوک ضرور آپ کے درشن کریں گے۔ پیارے بھائی ہمارے دل میں بھگوان کے متعلق بڑی شردھا ہے۔ ایشور ہمیں ستیہ مارگ دکھائے۔ تاکہ ہم بھگوان کو پہچان لیں۔ پیارے بھائی ہم نے یہ پتر ایشور جانتا ہے۔ محقق۔۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"گھاریاں کی قادیانی جماعت کو مخلصانہ مشورہ" پر ایک نظر

۳۱ اگست ۱۹۴۳ء کا پرچہ پیغام صلح لاہور نظر سے گذرا جس میں بابو فضل الٰہی صاحب سپرنٹنڈنٹ چونگی گھاریاں نے بعنوان بالا ایک مضمون دیا ہے۔ میں اس کے متعلق شاید کچھ نہ لکھتا۔ مگر چونکہ صاحب موصوف نے اس میں والد بزرگوارم مرحوم و مغفور حضرت مولوی فضل الدین صاحب رضی اللہ عنہ کے متعلق بہت سی بے بنیاد اور ناروا باتوں کا ذکر کرکے ان کے نیک نام کو دھبہ لگانے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے چند سطور لکھنے پر مجبور ہوں۔ تمہیداً عرض کردوں کہ صاحب موصوف کو ایسے مضامین لکھنے کی ضرورت اس لئے پڑی ہے۔ کہ دسمبر ۱۹۴۲ء میں ان کے والد صاحب کو جماعت سے خارج کیا گیا۔ اور انہیں اور ان کے چند دیگر اقرباء کو مقاطعہ کی سزا دی ہے۔ بدیں وجہ کہ ان کے والد صاحب نے اپنی ایک اور لڑکی کا نکاح ایک غیر احمدی سے کیا۔ اور یہ لوگ اس نکاح میں ممد و معاون ہوئے اس سزا یابی کے بعد ان کی آنکھیں کھل گئی ہیں قادیانی نظام میں خرابیاں نظر آنے لگی ہیں۔ اور قادیانی عقائد کی تغلیط بھی ان پر واضح ہوگئی ہے۔ حالانکہ آج سے دو تین سال قبل کافی عرصہ کے لئے یہی صاحب جماعت کے سیکرٹری تبلیغ بھی رہے ہیں۔ گو بعد میں مقامی جماعت نے انہیں اس عہدہ کے قابل نہ سمجھا۔ تعجب کہ یہ صاحب دسمبر ۱۹۴۲ء تک قادیانی عقائد کو غلط نہ سمجھتے تھے۔ اور انہیں یہ بھی نظر نہ آتا تھا۔ کہ بقولہ (خاکش بدہن) میرے والد مرحوم کے وہ عقائد نہ تھے۔ جو جماعت احمدیہ قادیان کے ہیں۔ قادیان سے سزا ہوئی۔ تو فوراً یہ انکشاف ہوگیا۔ اور پیغامی عقائد درست نظر آنے لگے۔ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا تھا۔ اگر وہ اپنے عقائد کی تبدیلی کا اعلان کردیتے۔ ہر شخص کو اپنے متعلق ایسا حق ہے۔ مگر غلط بیانی کرکے اپنے ایک دیرینہ محسن کو جو اس وقت دنیا میں موجود نہیں۔ اس طرح بدنام کرنا مناسب نہیں۔

آپ جماعت گھاریاں کو مشورہ دیتے ہیں۔ کہ مولوی فضل الدین صاحب مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں۔ ان کا یہ کہنا ہمیں بصد چشم منظور۔ انہی کے اصول کے مطابق کہ انسان کے عقائد اس کے اعمال سے پائے جاتے ہیں۔ ہم مولوی صاحب رضی اللہ عنہ کے عملی نمونہ کو دیکھتے ہیں:-

خلافت ثانیہ (اطال اللہ بقاءھا) مارچ ۱۹۱۴ء میں معرض وجود میں آئی۔ اور وفات والدم مرحوم اکتوبر ۱۹۳۲ء میں ہوئی۔ گویا آپ نے ۱۸ سال اس خلافت کے دوران میں گذارے دیکھئے ان ایام میں ان کا عمل کیا تھا شروع ایام خلافت ثانیہ میں جماعت کے کثیر حصہ کی طرح آپ کو ضرور ابتلاء آیا۔ اور قریباً چھ ماہ یا کم و بیش عرصہ تک انہوں نے بیعت خلافت نہ کی۔ مگر اس عرصہ میں بھی باوجود بیعت نہ کرنے کے قادیان سے تعلق نہ توڑا۔ اپنی جماعت کا چندہ ان ایام میں بھی بدستور قادیان ہی بھیجتے رہے۔ مرحوم و مغفور میاں محمد الدین صاحب جہلم فردوس جو مارچ ۱۹۱۵ء میں فوت ہوگئے ہماری جماعت کے سیکرٹری تھے۔ اور حسن اتفاق سے ان کے ہاتھ کا لکھا ہوا رجسٹر حسابات چندہ اب تک ہمارے گھر میں موجود ہے جس سے میرے اس بیان کی تصدیق ہوسکتی ہے۔ بعد میں آپ نے بیعت خلافت کرلی۔ مگر اس لئے نہیں کہ قاضی امیر حسین صاحبؓ قادیان سے تشریف لائے۔ اور ان کے زور دینے پر "سادگی سے بیعت پر آمادگی ظاہر کی۔ اس سے بڑھ کر آپ کی توہین نہیں ہوسکتی۔ آپ خیالات کے لحاظ سے ایک چٹان تھے۔ اور لومۃ لائم کی پرواہ نہ کرنے والے تھے۔ بلکہ اس سے قبل دو دفعہ قادیان سے وفد آچکے تھے۔ مگر وہ بیعت نہ کرا سکے۔ حالانکہ ان میں حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ اور مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب بھی تھے۔ جو آپ کے اسی طرح کے پرانے دوست تھے۔ جیسا کہ قاضی صاحب رضی اللہ عنہ۔ بلکہ بات یہ ہوئی۔ کہ ان دو وفدوں کے بعد حضرت والد صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خواب میں ملے۔ مگر حضور ناراض نظر آئے۔ جس پر والد صاحب نے ناراضگی کا سبب پوچھا۔ تو حضور علیہ السلام نے فرمایا "یہ تفرقہ" اس خواب کے بعد قاضی امیر حسین صاحب تشریف لائے۔ اور اس وقت بغیر کسی بحث کے والد صاحب نے بیعت کرلی۔ میں خود اس مجلس میں موجود تھا۔ قاضی صاحب رضی اللہ عنہ نے ہی نماز جمعہ پڑھائی۔ اور بعد نماز جمعہ والد صاحب کو بیعت کے لئے کہا۔ والد صاحب نے بیعت تحریر کردی مجھے ابھی تک وہ نقشہ یاد ہے۔ کہ قاضی صاحب اور والد صاحب رضی اللہ عنہما مسجد کے اندر لکڑی کے درمیانی ستون کے پاس بیٹھے تھے بس یہ اس بزرگ صحابی کی حکایت ہے۔ کہ کہا جائے انہوں نے یونہی بیعت کرلی۔ بیعت کے بعد کا عمل دیکھئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق شروع سے یہی فرماتے کہ میاں صاحب بہت متقی انسان ہیں۔ اور اس کے گواہ سینکڑوں انسان ہیں۔ ہم اندرون خانہ کے افراد اس کے متعلق زیادہ واقفیت رکھتے ہیں۔ حضرت صاحب سے آپ کو عشق تھا مجھے مرزا احمد بیگ صاحب سپرنٹنڈنٹ محکمہ انکم ٹیکس نے بارہا بتایا ہے۔ کہ جب والدم مرحوم تعلیم الاسلام مدرسہ میں مدرس دینیات تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول کے سامنے جب تلاوت قرآن فرماتے۔ تو والد صاحب وجد میں آکر کہتے میاں ایک دفعہ پھر پڑھنا۔ اس میں مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لے محسوس ہوتی ہے۔

اپریل ۱۹۱۸ء میں باوجود سخت مالی تنگی کے مجھے جہلم گورنمنٹ ہائی سکول سے اٹھا کر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں حصول تعلیم کی خاطر داخل کرایا۔ اور اس میں میری والدہ محترمہ کا بھی بہت دخل تھا۔ میں نے وہیں سے ۱۹۲۰ء میں امتحان میٹرک پاس کیا۔ بلکہ ۱۹۱۹ء میں خود بابو فضل الٰہی صاحب کے والد صاحب کو مشورہ دے کر انہیں بھی قادیان بھجوایا۔ وہ بھی ۱۹۲۱ء تک وہاں رہے۔ اور امتحان میٹرک میں شامل ہوئے۔ اس کے بعد میرے چھوٹے بھائی ڈاکٹر کریم الدین صاحب کو بھی قادیان میں ہی تعلیم دلوائی اپنے بھتیجے عزیزم رحمت خان کو بھی بعد میں وہیں بھجوایا۔ ان کے نواسے عزیزم اسمٰعیل خالد نے بھی قادیان میں ہی تعلیم حاصل کی۔ اگر آپ قادیانی عقائد کے خلاف ہوتے تو کبھی اپنی اولاد اور دیگر عزیزوں کو قادیان میں تعلیم کے لئے نہ بھجواتے۔ جبکہ کئی ہائی سکول قرب و جوار میں موجود تھے۔ کیونکہ یہ ظاہر تھا کہ وہاں رہنا عقائد کو خراب کرنے والا تھا آپ شروع سے لے کر وفات تک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات در تقرر کے ماتحت نہ صرف گھاریاں بلکہ ارد گرد کی چھ سات جماعتوں کے واحد امیر رہے اور حضور کے ارشادات کی تعمیل نہایت مستعدی سے کرتے رہتے۔ جنہوں نے تحریک کشمیر کے دنوں میں والد صاحب کو حضور کے اشتہارات اور خطوط کو بھیجنے کے واسطہ اندر و اندر کشمیر پہنچانے کا انتظام و اہتمام کرتے دیکھا ہے۔ وہی اس کا اندازہ کرسکتے ہیں۔ پیر جوالی ہمت مولوی محمد الدین صاحب ریٹائرڈ و اصلاق نویس اس کی گواہی دے سکتے ہیں۔

پیشاب کی نہایت ہی تکلیف دہ بیماری کے باوجود سخت سردی کے ایام میں جلسہ سالانہ قادیان نیز مجلس مشاورت قادیان میں کئی بار باوجود ضعیف العمری کے شامل ہوتے رہے مگر کبھی ایک دفعہ بھی لاہور کے پیغامی جلسہ کو سننے نہ ٹھہرے۔ جب کبھی لاہور جانے کا اتفاق ہوا مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ میں حکیم محمد حسین صاحب قریشی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہی نمازیں ادا کیں۔ مگر احمدیہ بلڈنگس میں کبھی قیام پذیر نہ ہوئے۔ مرکز کی ہدایت کے ماتحت کئی بار قادیان سے علماء کرام منگوا کر گھاریاں میں جلسے کرائے۔ حتیٰ کہ ۱۹۲۷ء میں گھاریاں کے غیر احمدیوں کے معرکۃ الآراء جلسے کے وقت جس میں مولوی کرم دین ساکن بھیں کے علاوہ درجنوں کے قریب غیر احمدی مولوی آئے تھے۔ خود قادیان جاکر مولوی جلال الدین صاحب شمس کو ساتھ لائے۔ مولوی محمد حسین صاحب کولوتارڑوی کے مقابلہ کے لئے مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری کو بلایا گیا۔ اس کے علاوہ اور کئی بار جلسے ہوئے۔ اگر کسی ایک موقعہ پر انہوں نے مصلحتاً فرمادیا کہ پہلے اندرونی اختلافات درست کرو بعد میں جلسہ کرنا۔ تو اس سے یہ کیسے ثابت ہوا۔ کہ آپ قادیان سے علماء نہ منگواتے تھے۔ اور اس کے خلاف تھے۔ آپ مرض الموت کے ایام میں بھی مولوی غلام رسول صاحب فاضل راجیکی (بارک اللہ فی عمرہٖ) کافی عرصہ کے لئے گھاریاں قیام فرما رہے۔ اور مشرقی باؤلی و دیگر مقامات پر لیکچروں کا سلسلہ رہا۔ کبھی کسی پیغامی مبلغ سے تقریر کرانے کا بھی ثبوت دیا ہوتا۔ آپ ہمیشہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی مقرر کردہ شرح چندہ کے مطابق چندے ادا کرتے۔ ایک دفعہ آپ کے سامنے کسی نے قادیانی نظام پر اعتراض کرتے ہوئے کہا۔ کہ غریبوں سے چندہ لیا جاتا ہے۔ اور وہاں بڑی بڑی تنخواہیں دی جاتی ہیں۔ یہ سنکر آپ سخت ناراض ہوگئے۔ اور فرمانے لگے۔ آپ لوگوں کو تو وقت تو نظر آتا ہے مگر تمہیں یہ معلوم نہیں کہ یہ لوگ قسم مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قاضی امیر حسین صاحب اور مفتی محمد صادق صاحب (تین کے نام لینے یاد ہیں) قریباً سو سو روپیہ کی نوکریاں چھوڑ کر پانچ پانچ اور دس دس روپیہ کی تنخواہوں پر خدمتِ دین کے لئے آئے رجبؔ سے مولوی سرور شاہ صاحب نے چارج مدرسہ لیا تھا۔ میں زیادہ واقفِ حال ہوں۔ اب اگر انکو چند پیسے زیادہ ملنے لگے تو کیا ہُوا۔

تصویر کا دوسرا پہلو بھی لیجئے شروع اختلاف سے ہی پیغامیوں نے اخبار پیغام صلح میاں محمد الدین صاحب مرحوم چرم فروش کے نام جاری کر رکھا تھا۔ ہر روز شام و عشاء کے درمیان ہمارے ہی گھر میں میاں صاحب موصوف سارا پیغام صلح والد صاحب کو سُناتے۔ الفضل قادیان کا پرچہ نہ آتا تھا۔ اس لئے خیالات پر یک طرفہ اثر لازمی تھا۔ مگر اس کے باوجود آپ پیغامیوں کی طرف نہ جھکے۔ اُن کے آدمی بھی آتے رہے۔ یہ غلط ہے کہ پیغامیوں کا کوئی آدمی نہ آیا۔ والد صاحب رضی اللہ عنہ کو پیغامیوں کا باغیانہ رویّہ اور اہل بیت سے سبّ و شتم [illegible] سے نفرت تھی کیونکہ انہیں اختلاف عقائد کے باوجود بیعت خلافت کر کے نظام جماعت میں شامل ہونا چاہیئے تھا۔

ایک دفعہ خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم اور غالباً ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مرحوم جہلم میں لیکچر دینے آئے۔ تو ڈاکٹر محمد الدین صاحب آف کھاریاں نے جو ان دنوں پیغامی تھے ایک ٹانگہ والد صاحب کو جہلم لے جانے کے لئے جہلم سے بھیجا چنانچہ آپ وہاں تشریف لے گئے۔ کھانا کھانے کے موقعہ پر خواجہ صاحب نے آپ سے ایسے رنگ میں سلسلہ کلام شروع کیا جس سے مقصد یہ تھا کہ کسی طرح والد صاحب جماعت لاہور کے ساتھ مل جائیں۔ والد صاحب نے جواباً فرمایا۔ کہ پہلے مولوی نورالدین صاحب کو خلیفہ اول کیوں مقرر کیا گیا۔ اس پر خواجہ صاحب نے کہا۔ کہ میں تو اس وقت بھی اس کا مخالف تھا۔ مگر مولوی محمد علی صاحب نے زور دیا۔ کہ مصلحتِ وقت اور ضرورت جماعت یہی ہے۔ والد صاحب نے فرمایا کہ خواجہ صاحب پہلی اینٹ تو آپ لگا ئیں اور چاہیں کہ دوسری کو اکھیڑا جائے اب یہ نہیں ہو سکتا۔ اب دوسری اینٹ بھی لگ کر ہی رہے گی۔ اس پر وہ مایوس ہو گئے۔

مسئلہ نبوت کے متعلق انہیں اس امر سے کبھی بھی انکار نہیں ہوا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ کثرت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ تھا۔ جو مشتمل بر اظہار علی الغیب تھا۔ جو بات آپ کہتے تھے۔ وہ یہ تھی کہ عوام الناس حقیقت سے بے خبر ہیں۔ وہ لفظ نبی کے استعمال سے دھوکہ کھائیں گے کیونکہ وہ اس سے مستقل نبی ہی مراد لیں گے۔ جس کی جماعت احمدیہ قادیان بھی قائل نہیں۔ تشریحات کو وہ نہیں سمجھتے۔ اسی وجہ سے آپ بعض دفعہ لوگوں کے سامنے کہتے کہ نبی کا لفظ عام استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے حقیقی مقام کا استخفاف مانند اہل پیغام آپ نے کبھی نہیں کیا۔ آپ نجات کو حضور پر ایمان لانے کے ساتھ وابستہ

جنگ کے بعد ..... کیا کیجیے گا؟

جنگ ختم ہونے کے بعد آپ کیا کرنا چاہتے ؟ اسوقت جن لوگوں کے پاس روپیہ جمع ہو گا انہیں بہت سے عمدہ عمدہ موقعے ملیں گے ان کو اب سے بہتر کام ملجانے سستے دام پر ابھی چیزیں خریدنے کم قیمت پر مکان بنوانے یا محنت کے بعد آرام پانے کے موقعے حاصل ہونگے جب تقریباً ہر چیز آگ کے مول ہو تو ہر سمجھدار آدمی کو ہاتھ روک کر صرف ضروریات پر خرچ کرنا چاہیئے اس طرح جو کچھ بچے وہ اس وقت کام آئے گا جب قیمتیں گر جائیں گی۔ آج ہی سے کفایت شروع کر دیجئے۔

آئندہ کے لئے

بچائیے

اس بات کا اطمینان کر لیجئے کہ آپ کا بچایا ہوا روپیہ محفوظ جگہ لگا ہوا ہے۔ سونے۔ چاندی جواہرات۔ زمین۔ مکان۔ یا سامان خرید کر ڈال لینے سے کوئی فائدہ نہیں کیونکہ ان چیزوں کے دام جو آجکل بے انتہا بڑھے ہوئے ہیں آئندہ چلکر کم ہو سکتے ہیں اور انہیں لگائی ہوئی رقم کا بڑا حصہ ڈوب سکتا ہے۔ اگر آپ اسطرح رقم لگانا چاہیں کہ وہ محفوظ بھی رہے اور آئندہ اسکی مالیت بھی کم نہ ہونے پائے تو اسے ڈیفنس لون یا بیمہ۔ بینک کے سیونگ کھاتے یا پوسٹ آفس سیونگ بینک میں لگائیے۔ اگر آپ ان سے بھی اچھی جگہ روپیہ لگانا چاہیں تو سرکاری قرضوں یا ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹوں میں لگائیے

چار آنے روز بچائیے

بچت کرنا ایک دفعہ شروع ہونے کے بعد بڑا آسان ہو جاتا ہے چار آنے روز بچا سکے تو اس سے زیادہ بچانے کی کوشش کیجئے اور بچائی ہوئی رقم کو نیچے لکھی ہوئی محفوظ جگہوں میں برابر لگاتے رہیئے

قوم کے لئے قومی جنگی محاذ کی اپیل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے متعلق

آنریبل ڈاکٹر سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کے۔ سی۔ ایس۔ آئی تحریر فرماتے ہیں

میرے بائیں بازو کا پھوڑا جو بیس برس پہلے آپریشن کی یادگار تھا مجھے پچھلے دو سال سے تکلیف دے رہا تھا میں نے اس پر کئی ایک دوائیں برتیں لیکن سب بے فائدہ میں بمسرت کہتا ہوں کہ دلروز کی دو چھوٹی شیشیوں نے اس کو بالکل اچھا کر دیا ہے میں آپکا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں (دستخط) ظفر اللہ خان

قیمت فی شیشی ۱/- عہ ۔ عہ ۔ ہر مشہور دوا فروش سے ملتی ہے

حکیم طاہر الدین اینڈ سنز دلروز والا فیروز پور روڈ۔ لاہور

قرار دیتے تھے۔ جیسا کہ ایک دفعہ چوہدری لعل خان صاحب
عرائض نویس کے مکان پر رات کے وقت آپ نے خود
درود شریف کی تفسیر پر لیکچر دیا جس میں مولوی غلام رسول
صاحب راجیکی بھی تشریف فرما تھے۔ اس میں آپ نے واضح
طور پر فرمایا کہ ضروری تھا کہ محمدی سلسلہ میں بھی
ابراہیمی سلسلہ کی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز آتا
جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہی رنگ
ابنیت رکھتا جو ابراہیم علیہ السلام کیلئے خود حضرت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی
شان تمام سابقہ اولیاء سے بڑھ کر ہے اور حضور کو تمام
نبیوں کے نام دیے گئے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اس تقریر کے
خاتمہ پر اسی جگہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے بے اختیار ہو کر
والد صاحب سے معانقہ کیا اور کہا کہ مولوی صاحب آپ نے آگی پچھلی کسر
نکال دی ہے۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور چوہدری لعل خان
صاحب عرائض نویس زندہ بقید حیات موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ
ان کی عمروں میں برکت کرے۔ ان سے پوچھ لیا جائے (باقی)

خاکسار سعد الدین احمدی۔ ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ اے۔ ڈی آئی
مدارس گوجرخان

اعلان نکاح

عبد الغفار صاحب ولد عبد الستار صاحب مرحوم کا
نکاح زبیدہ بیگم صاحبہ دختر دلبر حسن صاحب کانپور
کے ساتھ مبلغ پانچ سو روپیہ مہر پر ماسٹر محمد نذیر
صاحب نے بروز عید الفطر پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ یہ
رشتہ مبارک ہو۔ (سیکرٹری امور عامہ کانپور)

الفضل کا وی۔ پی وصول کرنا احباب کا
اخلاقی فرض ہے۔ براہ کرم اس فرض
کو نہ بھولئے! (مینیجر)

کونین ٹیبلٹس (ٹکیاں) برائے ملیریا
۱۰۰ اکٹھیہ دو روپے
دی کونین سٹورز قادیان

اکسیر البدن
دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے۔
قیمت ایک ماہ کی خوراک پانچ روپیہ
ملنے کا پتہ: مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان پنجاب

ضرورت ہے
قادیان کے ایک کارخانہ کے لئے
ایک تجربہ کار اور مستعد چوکیدار کی
ضرورت ہے۔ پولیس یا ملٹری کے
ریٹائرڈ آدمی کو ترجیح دی جائے گی۔
تنخواہ معقول ہوگی۔ تمام درخواستیں
ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں:۔
م۔ ا بمعرفت مینیجر صاحب الفضل قادیان

سیڈوٹین
ہسٹیریا کی بہترین اور بے نظیر دوا ہے
"سیڈوٹین" کی چند خوراکوں سے
ہسٹیریا کی تمام شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔
سیڈوٹین سائنس کی بہترین ایجاد ہے۔ جس سے
دل و دماغ میں مکمل سکون پیدا ہو جاتا ہے
قیمت ۱۰۰ یوم -/۸/۵ روپے
دواخانہ طب جدید قادیان

طبیہ عجائب گھر کے اوقات کار
گرمیوں میں:۔
صبح ۷ بجے سے ایک بجے دوپہر تک
سردیوں میں:۔
صبح ۹ بجے سے ایک بجے دوپہر تک
وقت سے پہلے یا بعد میں آنیوالے دوستوں کو مایوس ہو کر واپس جانا ہوگا
پروپرائٹر "طبیہ عجائب گھر" قادیان

آنکھوں کا اثر عام صحت پر
آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں
رکھتیں۔ سر درد کے مریض سستی کے شکار
اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ
اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔
آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے انکے اعصاب
کمزور ہو جاتے ہیں اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع
ہو جاتی ہیں۔ پس آج ہی "سرمہ عمیر اخلاص"
جو ہندوستان بھر میں مشہور ہو چکا ہے خرید لیں۔
قیمت فی تولہ عام ... تین ماشہ ...
ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

MEN wanted
AGED BETWEEN 18-38

The INDIAN AIR FORCE Technical Training Scheme offers the young men of India an excellent opportunity to learn a trade. The training does not have to be paid for; in fact, GOOD PAY, FOOD, CLOTHING and ACCOMMODATION is given to the trainee whilst he is learning.

Pay on entry varies from Rs. 40 to Rs. 60 per month (PLUS ALLOWANCES) according to the trade being learned.

After training it is possible to earn as much as Rs. 265/- per month, plus allowances.

Previous experience, although helpful, is not essential. The educational standard required is Matriculation or its equivalent with a sound knowledge of English and elementary Mathematics.

Full details can be had on application to any of the Technical Recruiting Offices listed below.

TRADES TAUGHT IN THE I.A.F.
Electrician, Fitter, Fitter Armourer, Fitter M.T., R.D.F. Mechanic, Instrument Maker, Metal Worker, Photographer, Wireless Operator Mechanic, Propeller Maker (Wood), Armourer, Flight Mechanic (Aircraft), Flight Mechanic (Engines), Instrument Repairer, M.T. Mechanic, R.D.F. Operator, Wireless Operator, Coppersmith, Blacksmith, Sheet Metal Worker, Welder, Fabric Worker, Carpenter, Accounting Clerk, General Duties Clerk, Clerks Special Duties, Equipment Assistant, Aircrafthand, Nursing Orderly, Air Gunner, Hydrogen Worker; Charging Board Operator, Balloon Operator, Sparking Plug Tester, Radio Telephony Operator, Teleprinter Operator, Clerks Pay Accounts, Clerks Equipment Accounts, Safety Equipment Workers, Safety Equipment Assistants, Educational Instructors.

Apply now to the nearest Technical Recruiting Office listed alongside.

LAHORE. 30, Davis Road.
RAWALPINDI. Old N.W. Army Enclave, Gwynn Thomas Road.
JHELUM. Jada Road.
SARGODHA. No. 2, Civil Lines.
PESHAWAR. Jamrud Road.
CAMPBELLPORE. Opposite Supply Depot.
ABBOTTABAD. Hoti House.
HYDERABAD (Sind). Bungalow No. 12, near Bhai Band Club.
QUETTA. Block No. 3, Stewart Road (Opp. Baldist).
KARACHI. 10|1, Fowler Lines, Karachi Saddar.
SIALKOT. Krishna Lodge, near Bhed Nala Bridge, Kuchery Road.
JULLUNDUR CANTT. 1, Cantonment.
AMBALA. 31, Alexandra Road, near Butchery, Cantonment.
LUDHIANA. Sheepshank Road.
ROHTAK. Circular Road.
GUJERAT. Residence of Ch. Asghar Ali, M.L.A.
MULTAN. Old Civil Lines.

THE INDIAN AIR FORCE OFFERS YOUTH A CAREER

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"امانت تحریک جدید" میں روپیہ جمع کریں

بعض احباب جنہوں نے اپنا روپیہ تحریک جدید کے فنڈ میں امانت رکھنے کیلئے ارسال کیا تھا۔ مگر کسی غلط فہمی سے وہ ان کی ذاتی امانت صدر انجمن میں داخل ہوگیا۔ وہ اب دریافت کرتے ہیں۔ کہ تحریک جدید کی امانت میں روپیہ جمع کروانے کے لئے کیا لفظ لکھے جائیں۔ جس سے مغالطہ نہ ہو۔

ایسے تمام احباب کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ تحریک جدید میں امانت رکھوانے والے کوپن پر صرف لفظ "امانت تحریک جدید" یا "امانت تحریک جائداد" لکھا کریں۔ اس تحریک کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"یہ تحریک ایسی اہم ہے۔ کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں ان سب میں سے امانت فنڈ کی تحریک پر خود بھی حیران ہو جایا کرتا ہوں۔ اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے۔ کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے کام ہوئے ہیں۔ کہ جاننے والے جانتے ہیں۔ کہ وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈال دینے والے ہیں"۔ پس ایسی الہامی تحریک میں شامل ہونا ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔ اور پھر ان کا اپنا ہی فائدہ ہے۔ کیونکہ امانت کا روپیہ جب چاہیں۔ وہ واپس لے لیں۔ اور ثواب مزید براں۔ والسلام

(خاکسار فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ماسکو ۱۲ اکتوبر۔ روس میں دریائے ڈنیپر کے مغربی کنارے پر سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ اور روسی فوجیں اپنے مورچے یہاں پر بہت جوڑتے کر رہی ہیں۔ اور نئی چوکیوں کو زیادہ مضبوط بنا رہی ہیں۔ یہاں پر بڑھتی ہوئی روسی فوجوں نے جرمنوں سے کئی گاؤں چھین لئے ہیں۔ جرمن فوجیں روسیوں کا مقابلہ کرنے اور ان کو روکنے کے لئے کاؤنٹر اٹیک کر رہی ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس مورچے پر گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ اس جنگ میں اس سے پہلے کبھی ایسی لڑائی نہیں ہوئی تھی۔ اس لئے دونوں فوجوں کو سخت نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے۔ گومیل کی طرف جو روسی دستے بڑھ رہے ہیں۔ اب تین میل سے بھی کم فاصلہ پر رہ گئے ہیں۔ اور شہر کی قلعہ بندیوں پر گولہ باری کر رہے ہیں۔ جو روسی دستے ویٹکس پر بڑھ رہے ہیں انہیں اور کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اس تازہ دو دن کی جنگ میں روسیوں نے جرمنوں کے ۱۲۶ ٹینک اور ۸۵ ہوائی جہاز تباہ کر دئے۔

لنڈن ۱۲ اکتوبر۔ روس میں امریکہ کے ایلچی نے ایک بیان میں کہا۔ کہ اب اتحادی جنوب مشرق اور مغرب کی طرف سے دشمن پر بڑھ رہے ہیں۔ اور وقت آگیا ہے۔ کہ تینوں ملک ایک دوسرے کی مدد کریں۔ آپ نے کہا۔ کہ میں روسی افسروں کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

لنڈن ۱۲ اکتوبر۔ برطانی بحری وزارت نے ایک اعلان میں کہا ہے۔ کہ برطانی آبدوزوں نے ناروے کی ایک بندرگاہ کے پاس جرمنوں کے جنگی جہاز "ٹرپٹس" پر حملہ کیا۔ یہ حملہ دراصل ۲۲ ستمبر کو کیا گیا تھا۔ لیکن اعلان اب ہوا ہے۔ اس حملے میں جہاز کے اس حصے کو زیادہ نقصان پہنچا۔ جو پانی کے نیچے ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جہاز کے ارد گرد دُور دُور تک سطح سمندر پر تیل ہی تیل پھیلا ہوا تھا۔ اس حملے کے بعد ہماری تین آبدوزیں واپس نہیں آسکیں۔ جرمنوں کا یہ جہاز "ٹرپٹس" جنگ سے تھوڑا ہی عرصہ قبل تیار کیا گیا تھا۔ اس کا وزن اسوقت ۳۵ ہزار ٹن بتایا گیا تھا۔ لیکن دراصل اس کا وزن ۴۵ ہزار ٹن ہے۔ ابھی تک اس جہاز نے کسی بڑی سمندری لڑائی میں حصہ نہیں لیا تھا۔ البتہ روسی اعلان میں ایک دفعہ کہا گیا تھا۔ کہ بالٹک سمندر میں "ٹرپٹس" کو تارپیڈو لگنے سے نقصان پہنچا ہے۔ یہ حملہ برطانی آبدوزوں کے لئے کافی مشکل تھا۔ دشمن نے بندرگاہ میں داخلہ کو ناممکن بنانے کے لئے سخت انتظامات کر رکھے تھے۔ اور جس جگہ یہ جہاز کھڑا تھا۔ اس سے برطانیہ کی نزدیک ترین بحری چھاؤنی ایک ہزار میل کے فاصلہ پر تھی۔

لنڈن ۱۲ اکتوبر۔ اٹلی کی لڑائی کے متعلق تازہ اطلاع یہ ہے۔ کہ اتحادیوں نے پاسٹے لنڈ لفو پر بینی وینٹو سے ۱۲ میل ہے قبضہ کر لیا ہے۔ اس شہر پر قبضہ ہو جانے کی وجہ سے والٹرنو لائن کے دائیں جرمن بازو کو خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اور یہاں جو اسی ہزار جرمن فوج ہے۔ وہ گھر گئی ہے۔ اسوقت چونکہ اس محاذ پر موسلا دھار بارش ہو رہی ہے۔ اس لئے دونوں فوجیں دریا کے ادھر ادھر پڑی ہیں۔

دہلی ۱۲ اکتوبر۔ برسات کا موسم گزر جانے کے بعد امریکی طیاروں نے برما پر پھر سرگرمی سے حملے شروع کر دئے ہیں۔ چنانچہ کل انہوں نے ٹوائے کے پاس دشمن کے ایک ٹین کے کارخانہ پر زبردست حملہ کیا۔ اور برطانی ہوائی جہاز بھی برما میں دُور دُور تک حملے کر رہے ہیں۔ کانوں کی عمارتوں پر بم گرا کر نقصان پہنچایا۔ مانڈلے کے علاقے میں ریلوں اور پٹڑیوں پر بمباری کی۔ جو کسے میں ریلوے لائنوں پر بم گرائے۔ شمالی برما میں بھی جاپانی ٹھکانوں کی خبر لی۔ ان حملوں کے بعد سب ہوائی جہاز سلامتی سے اڈے پر واپس آگئے۔

لنڈن ۱۱ اکتوبر۔ شمالی افریقہ کے اتحادی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اتحادی جہازوں نے ڈوڈیکانیز میں مریٹز اور کلاٹو کے جزائر پر شدید بمباری کی۔ جگہ جگہ آگ لگ گئی۔

دہلی ۱۱ اکتوبر۔ ۱۳ نومبر کو یہاں آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہو رہا ہے۔ اسکے اگلے روز لیگ کونسل کا اجلاس ہوگا۔

دہلی ۱۱ اکتوبر۔ لارڈ لوئی ماؤنٹ بیٹن نے آج بھی ہندوستان کے کمانڈر انچیف سر آکن لک کے ساتھ اہم امور پر بات چیت کی۔

چنگنگ ۱۲ اکتوبر۔ چین کے وزیر خارجہ برطانیہ۔ امریکہ اور ہندوستان کا دورہ کرنے کے بعد چین پہنچ گئے ہیں۔ آپ کیوبک کانفرنس کے بعد برطانیہ گئے تھے۔ وہاں سے دہلی آکر لارڈ لوئی ماؤنٹ بیٹن سے صلاح مشورہ کیا۔

دہلی ۱۲ اکتوبر۔ بنگال کے گورنر سر جان ہربرٹ کل دہلی پہنچے۔ آپ بنگال میں خوراک کی حالت کے بارہ میں ذمہ وار حکام سے بات چیت کریں گے۔ بنگال کے سول سپلائی کے وزیر بھی فوڈ کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے دہلی روانہ ہو گئے ہیں۔

چنگنگ ۱۰ اکتوبر۔ آج جمہوریت چین کی ۳۲ ویں سالگرہ منائی جا رہی ہے۔ آج دنیا بھر کی اتحادی حکومتوں کی طرف سے چین کو مبارکباد کے پیغامات بھیجے جا رہے ہیں۔ آج سے مارشل چیانگ کائی شیک چین کے پریذیڈنٹ کہلائیں گے۔